بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل ۵۸۳۱

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۴/۸

یوم شنبہ

۹۰۰۵ جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل گورداسپور
Gurdaspur

جلد ۳۲ | ۳۰ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۳۰ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۰۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ علم طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی شدید کھانسی ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صحت بدستور ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ ختم ہونے کے بعد مہمانوں کی کافی تعداد واپس جا چکی ہے۔ آج صبح کے بعد نظامت دار الفضل ودار البرکات نے اپنا کام بند کر دیا۔ اور کل صبح سے نظامت دار العلوم بھی بند کر دی جائیگی۔

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جلسہ سالانہ کے عظیم الشان اجتماع میں کسی قسم کا کوئی ناگوار حادثہ

خطبہ جمعہ*

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مخالفین کی نہایت گندی اور غلیظ گالیاں

اور

حکام کی فرض ناشناسی

یکم جنوری سے جماعت احمدیہ کو متواتر چالیس دن تک ایک خاص دعا پڑھنے کا ارشاد

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ فتح ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ: مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ شام کی گاڑی سے بہت سے مہمانوں نے جانا ہے۔ اور انہوں نے ابھی تیاری وغیرہ کرنی ہے۔ کارکنوں نے بھی کھانا وغیرہ تیار کرانا ہے۔ اس لئے میں جمعہ کے ساتھ ہی عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھاؤنگا۔ یہاں سے خطبہ پڑھنے کے بعد میں مسجد نور میں جاؤنگا۔ اور وہاں جا کر نماز پڑھاؤنگا۔ کبیریں احتیاط سے تکبیریں کہیں تاکہ نماز پڑھنے والوں کی نماز میں خرابی پیدا نہ ہو۔ ایک آدمی مستورات کی طرف بھی تکبیر کے لئے مقرر کر دیا جائے تاکہ تکبیروں کے ساتھ نماز کی اتباع میں سہولت پیدا ہو

اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم سے

ہمارا جلسہ سالانہ

خیر وخوبی سے ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اس دفعہ ایک ایسی بات پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے بعض

طبائع میں بہت جوش

پیدا ہوا ہے۔ اور وہ بات یہ ہے۔ کہ مخالفین کی طرف سے غلیظ گالیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی ہیں۔ اور لاؤڈ سپیکر لگا کر دی گئی ہیں۔ اور اس کی وجہ سے بعض احمدی جن کے کانوں میں وہ گالیاں پڑی ہیں۔ نہائت ہی جوش میں آ گئے۔ اور وہ حضرت احمدیوں کو انہیں دبا کر کہ ڈانٹ

ذمہ واری گورنمنٹ پر ہے۔

میں حیران ہوں۔ کہ یہ کس طرح کی دوغلی پالیسی ہے۔ کہ باہر تو مثلاً امرتسر میں ہماری جماعت کو پُر امن جلسہ کرنے اور باجازت جلسہ کرنے سے روکا گیا۔ جو کسی دوسرے کے جلسہ میں رخنہ انداز نہیں تھا۔ اور آئندہ کے لئے ڈی سی نے کہا ہے۔ کہ میں احمدیوں کا جلسہ غیر معین وقت تک نہیں ہونے دونگا۔ مگر اس جگہ جہاں میں ہمارے سالانہ جلسہ کے ایام میں دشمن کے جلسہ میں ہمیں غلیظ گالیاں دی گئیں۔ اس کو گورنمنٹ نہیں روکتی۔ قادیان ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ اور قادیان میں ہمارا سالانہ اجتماع عبادت کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے خاص منشاء سے قائم ہوا۔ اور ترپن ۵۳ سال سے ہو رہا ہے لیکن اس اجتماع کے موقعہ پر گورنمنٹ کی طرف سے

ہمارے مخالفین کو اجازت

دی جاتی ہے۔ کہ وہ جلسہ کریں۔ اور لاؤڈ سپیکر لگا کر ہمیں گندی گالیاں دیں۔ اور حکام خاموشی سے یہ سب کچھ سنتے رہیں۔ اور اس پر کوئی اقدام نہ کریں۔ میرے نزدیک ایک وحشی اور غیر مہذب گورنمنٹ کے سوا اس حرکت کی اجازت کوئی نہیں دے سکتا۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ان حکام کے خلاف کارروائی کرے۔ جنہوں نے اس قسم کی صورت حالات پیدا ہونے کی اجازت دی ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اس متضاد پالیسی کی ذمہ داری انگریز افسران پر ہے۔ یا وزراء پر جو کہ اکثر صوبوں میں تقریروں وغیرہ میں تو بہت کچھ کہتے رہتے ہیں۔ لیکن اندرونی طور پر مستقل حکام کی مرضی پر چلتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ احرار کو جو

شورش پیدا کرنے کی جرأت

از سر نو ہو رہی ہے۔ یہ پالیسی وزراء کی ہے یا مستقل حکام کی۔ بہر حال یہ فعل نہایت ناپسندیدہ ہے۔ اور دنیا کا ہر عقلمند اور شریف انسان اس فعل کو ناجائز قرار دے گا۔ اور اس قسم کی رعایت کو

بزدلی یا اخلاق کی کمزوری

کا نتیجہ سمجھیگا۔ ہم لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت صبر اور حوصلہ کی تعلیم پائی ہے۔ اور اس کے مطابق خدا تعالیٰ نے عمل کرنے کی بھی توفیق بخشی ہے لیکن ہمارا خدا

* احباب جماعت کی کثرت کی وجہ سے یہ خطبہ جمعہ حضور نے جلسہ گاہ میں سٹیج پر فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: غلام نبی

جانی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان

اسباب کو خوب دیکھ رہا ہے۔ یقیناً وہ افسر جن کی نرمی اور خاموشی اس صورت حالات کی ذمہ دار ہے خواہ وزارت سے تعلق رکھتے ہوں یا مستقل حکام سے تعلق رکھتے ہوں۔

خدا تعالےٰ کے سامنے جوابدہ

ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے سوا سب بادشاہ پارلیمنٹیں۔ وزیر۔ گورنر اور ماتحت افسر اسی طرح جوابدہ ہیں جس طرح معمولی آدمی جب خدا تعالےٰ نے ان کو اعلےٰ مقام پر کھڑا کیا ہے۔ تو ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ انصاف کریں۔ اور اگر وہ انصاف نہیں کریں گے۔ تو ہم تو پھر بھی اس پر صبر کریں گے مگر

ہمارا خدا صبر نہیں کریگا

اور یقیناً کسی نہ کسی رنگ میں وہ لوگ جو اس صورت حالات کے ذمہ دار ہیں اس کی سزا خدا تعالےٰ کیطرف سے بھگتینگے۔ جو حاکم یہ خیال کرتا ہے۔ کہ چونکہ میں حاکم ہوں مجھے کوئی کچھ نہیں کر سکتا دنیوی نقطۂ نگاہ سے خواہ صحیح ہو دینی نقطۂ نگاہ سے ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کا پکڑنا ایسے رنگ میں ہوتا ہے۔ کہ اس میں انسان کا دخل ہی نہیں ہوتا۔ پس میں حکام بالا کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ مجسٹریٹ یا پولیس کے افسر جو اس صورت حالات کے ذمہ دار ہیں ان کو سزا دیں اور آئندہ کے لئے اس قسم کی شرارت کا ازالہ کریں۔ جب

سر ایمرسن

جو پنجاب کے گورنر تھے ان کے زمانہ میں احمدیت کی مخالفت شروع ہوئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ اپنی ٹرم (Term) پوری کر کے ریٹائر ہونے والے تھے۔ تو ہوم گورنمنٹ نے ان کی مدت کو اور بڑھا دیا۔ جماعت کی طرف سے مجھے خطوط آئے کہ یہ تو ظلم ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے ان کو لکھا کہ میں نے تو سر ایمرسن کو مبارکباد دی ہے۔ اس لئے کہ میرے ساتھ گورنمنٹ کا مقابلہ

نہیں۔ اس کا مقابلہ تو خدا تعالےٰ سے ہے۔ پس اگر ان کی میعاد میں توسیع ہو گئی ہے۔ تو اس میں بھی خدا کی کوئی حکمت ہوگی۔ اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے۔ خدا کی قدرت گورنمنٹ نے ان کی میعاد میں توسیع کر دی مگر کچھ ہی دیر بعد وہ بیماری کی چھٹی لے کر ولایت چلے گئے ڈاکٹروں نے انہیں کہدیا کہ آپ قطعی طور پر کام کرنے کے قابل نہیں۔ آپ کام سے فارغ ہو جائیں۔ آپ کا اپریشن ہوگا۔ چنانچہ وہ مستعفی ہو گئے اور ڈاکٹری رائے کے مطابق چند ہفتے آرام کرتے رہے اس کے بعد جب وہ ڈاکٹروں کے پاس اپریشن کے لئے آئے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ تو اچھے بھلے ہیں۔ خبر نہیں ہم نے اس وقت کس طرح یہ کہہ دیا تھا کہ آپ کام کے قابل نہیں ہیں۔ دیکھو کہ بغیر اس کے کہ ہم ایک لفظ بھی کہتے خدا تعالےٰ نے خود ہی ہماری طرف سے جواب دے دیا۔ پس

جماعت کو صبر کرنا چاہئے

اور جوش میں ہرگز نہیں آنا چاہئے یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے اور وہی اس کا ذمہ دار ہے۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے حاکم نہیں بنایا کہ ہم ایسی شرارتوں کا علاج کریں۔ جن کو حاکم بنایا ہے۔ وہ ذمہ دار ہیں۔ اور اگر وہ رعایت کریں گے۔ تو جس خدا نے انہیں حاکم بنایا ہے۔ وہ خدا ان سے پوچھے گا۔ پھر یہ بھی سوچو کہ کونسا نبی ہے۔ جس کو گالیاں نہیں دی گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دی گئیں۔ ایک یہودی شاعر تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق شعروں میں کہا کرتا تھا۔ کہ نعوذ باللہ آپ کے خاندان کی فلاں عورت سے میرے ایسے ایسے تعلقات ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ ایسے گند سنتے تھے۔ اور ان کو صبر سے برداشت کرتے تھے۔ پس اگر ایسی ہی گالیاں ہمیں دی جائیں۔ تو ہمارے جوش میں آنے کی

کیا معقول وجہ ہو سکتی ہے۔ آخر ہماری عزت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت سے زیادہ تو نہیں۔ پس اگر اس قسم کی گالیاں سنکر کسی کو غصہ آتا ہے۔ تو میں یہ نہیں سمجھوں گا۔ کہ وہ شخص بڑا غیرت مند ہے۔ بلکہ میں اس کے معنے یہ سمجھونگا کہ وہ کمزور ہے اور اس کے اندر قوت برداشت نہیں پس صبر سے کام لو اور اسبات کو خوب یاد رکھو کہ ہمیں

خدا تعالیٰ کے سامنے ہی اپنی فریاد

پہنچانی ہے۔ دنیا کے قانون میں تو ایک کنسٹیبل چاہے اس کا ایک بڑے سے بڑے عالم سے مقابلہ ہو۔ بڑے سے بڑے تاجر کے ساتھ اس کا مقابلہ ہو۔ بڑے سے بڑے صناع کے ساتھ اس کا مقابلہ ہو۔ بڑے سے بڑے موجد کے ساتھ اس کا مقابلہ ہو۔ اور چاہے کنسٹیبل نے ظلم ہی کیا ہو۔ گورنمنٹ یہی کہے گی کہ ایک سرکاری آدمی کو اس کی ذمہ داری سے روکا گیا ہے۔ لیکن خدا کی گرفت سے کنسٹیبل ہی نہیں۔ بلکہ بڑے سے بڑا بادشاہ بھی نہیں بچ سکتا۔ پس تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی التجائیں کرو۔ چنانچہ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ

یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے چالیس دن تک

ہماری جماعت کے دوست متواتر اور باقاعدہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

کی دعا، عشاء کی آخری رکعت میں پڑھا کریں۔ اس

دعا کے معنے

یہ ہیں کہ اے خدا ہم پر دشمن حملہ آور ہوا ہے ہمارے پاس تو مقابلہ کی طاقت نہیں اس لئے ہم دشمن کے مقابلہ میں تجھے پیش کرتے ہیں۔ تو ہی ان کے حملہ کا جواب دے۔ ونعوذبک من شرورھم۔ ہمیں تباہ کرنے کے لئے دشمن جو شرارت کرتا ہے اس کے بد اثرات سے ہمیں بچا۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے

احرار کے فتنہ کے زمانہ میں

ہم نے یہ دعا کی۔ اور اسی دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احرار کو کچل کر رکھدیا۔ اب دشمن پھر سر نکال رہا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم

اللہ تعالیٰ کے حضور باقاعدگی سے دعا مانگیں اگر خدا تعالیٰ چاہیگا تو دشمن کو تباہ کر دے گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ اسکو ڈھیل دیگا۔ تو پھر اسی میں دین کا فائدہ ہوگا۔ اور ہمارا فائدہ اسی بات میں ہے جس میں دین کا فائدہ ہو۔

پس میں جماعت کو کسی اور بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ صرف اس بات کی اجازت دیتا ہوں۔ بلکہ تحریک کرتا ہوں کہ یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے متواتر چالیس دن تک

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

کی دعا مانگیں۔ کہ اے خدا حاکموں میں یا رعایا میں سے غیر مسلموں میں سے یا مسلمان کہلانے والوں میں سے جو بھی ہمارے خلاف قدم اٹھاتا ہے اور ہم پر حملہ آور ہوتا ہے۔ ہماری طرف سے تو ہی اس کا مقابلہ کر۔ اور ان کی شرارتوں سے ہمیں محفوظ رکھ۔ پس یہ طریقہ ہے۔ اور

یہی ہتھیار ہے

جو دوسرے تمام ہتھیاروں سے مفید ہے۔ صبر و برداشت سے کام نہ لینا اور گالی کا جواب گالی سے دینا یہ اچھا ہتھیار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ مذہبی جماعت سے اسکی امید نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ نبیوں کی جماعت کو صبر کا حکم دیتا ہے۔ کہ صبر کرو گے۔ تو کامیابی ملے گی۔ فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین۔ کہ

اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ

ہے۔ پس جبکہ ساری دنیا سے ہماری لڑائی ہے۔ اور دشمن ہمیں برا بھلا کہتا ہے۔ اگر ہم صبر کرنے والے نہ ہوں۔ تو ہم وہ نہ ہوں گے جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور جن کے ساتھ خدا نہ ہو ان سے بڑھ کر بدقسمت اور کون ہوگا۔ پس صبر کرو۔ اور صبر کرو۔ اور صبر کرو اور دعائیں کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اور دعائیں کرو۔ تمہارے لئے تو گھبرانے کی کوئی بات ہی نہیں۔ جب بچہ ماں کی گود میں نہیں گھبراتا۔ تو تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوتے ہوئے کیونکر گھبرا سکتے ہو؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب کو خوب دیکھ رہا ہے۔ یقیناً وہ افسر جن کی نرمی اور خاموشی اس صورت حالات کی ذمہ دار ہے خواہ وزارت سے تعلق رکھتے ہوں یا مستقل حکام سے تعلق رکھتے ہوں۔

خدا تعالےٰ کے سامنے جواب دہ

ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے سوا سب بادشاہ پارلیمنٹیں۔ وزیر۔ گورنر اور ماتحت افسر اسی طرح جوابدہ ہیں جس طرح معمولی آدمی جب خدا تعالےٰ نے ان کو اعلےٰ مقام پر کھڑا کیا ہے۔ تو ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ انصاف کریں۔ اور اگر وہ انصاف نہیں کریں گے۔ تو ہم تو پھر بھی اس پر صبر کریں گے مگر

ہمارا خدا صبر نہیں کریگا

اور یقیناً کسی نہ کسی رنگ میں وہ لوگ جو اس صورت حالات کے ذمہ دار ہیں اس کی سزا خدا تعالےٰ کیطرف سے بھگتیں گے۔ جو حاکم یہ خیال کرتا ہے۔ کہ چونکہ میں حاکم ہوں مجھے کوئی کچھ نہیں کر سکتا دنیوی نقطۂ نگاہ سے خواہ صحیح ہو دینی نقطۂ نگاہ سے ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کا پکڑنا ایسے رنگ میں ہوتا ہے۔ کہ اس میں انسان کا دخل ہی نہیں ہوتا۔ پس میں حکام بالا کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ مجسٹریٹ یا پولیس کے افسر جو اس صورت حالات کے ذمہ دار ہیں ان کو سزا دیں اور آئندہ کے لئے اس قسم کی شرارت کا ازالہ کریں۔ جب

سر ایمرسن

جو پنجاب کے گورنر تھے ان کے زمانہ میں احمدیت کی مخالفت شروع ہوئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ اپنی ٹرم (Term) پوری کر کے ریٹائر ہونے والے تھے۔ تو ہوم گورنمنٹ نے ان کی مدت کو اور بڑھا دیا۔ جماعت کی طرف سے مجھے خطوط آئے کہ یہ تو ظلم ہے ایسا نہیں ہونا چاہئیے تھا۔ میں نے ان کو لکھا کہ میں نے تو سر ایمرسن کو مبارکباد دی ہے۔ اس لئے کہ میرے ساتھ گورنمنٹ کا مقابلہ نہیں۔ اس کا مقابلہ تو خدا تعالےٰ سے ہے۔ پس اگر ان کی میعاد میں توسیع ہو گئی ہے۔ تو اس میں بھی خدا کی کوئی حکمت ہو گی۔ اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے۔ خدا کی قدرت گورنمنٹ نے ان کی میعاد میں توسیع کر دی مگر کچھ ہی دیر بعد وہ بیماری کی چھٹی لے کر ولایت چلے گئے ڈاکٹروں نے انہیں کہدیا کہ آپ قطعی طور پر کام کرنے کے قابل نہیں۔ آپ کام سے فارغ ہو جائیں۔ آپ کا اپریشن ہو گا۔ چنانچہ وہ مستعفی ہو گئے اور ڈاکٹری رائے کے مطابق چند ہفتے آرام کرتے رہے اس کے بعد جب وہ ڈاکٹروں کے پاس اپریشن کے لئے آئے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ تو اچھے بھلے ہیں۔ خبر نہیں ہم نے اس وقت کس طرح یہ کہہ دیا تھا کہ آپ کام کے قابل نہیں ہیں۔ دیکھو کہ بغیر اس کے کہ ہم ایک لفظ بھی کہتے خدا تعالےٰ نے خود ہی ہماری طرف سے جواب دے دیا۔ پس

جماعت کو صبر کرنا چاہئیے

اور جوش میں ہرگز نہیں آنا چاہئیے یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے اور وہی اس کا ذمہ دار ہے۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے حاکم نہیں بنایا کہ ہم ایسی شرارتوں کا علاج کریں۔ جن کو حاکم بنایا ہے۔ وہ ذمہ وار ہیں۔ اور اگر وہ رعایت کریں گے۔ تو جس خدا نے انہیں حاکم بنایا ہے۔ وہ خدا ان سے پوچھے گا۔ پھر یہ بھی سوچو کہ کون نبی ہے۔ جس کو گالیاں نہیں دی گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو گالیاں دی گئیں۔ ایک یہودی شاعر تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق شعروں میں کہا کرتا تھا۔ کہ نعوذ باللہ آپ کے خاندان کی فلاں عورت سے میرے ایسے ایسے تعلقات ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور صحابہ رضٰ ایسے گند سنتے تھے۔ اور ان کو صبر سے برداشت کرتے تھے۔ پس اگر ایسی ہی گالیاں ہمیں دی جائیں۔ تو ہمارے جوش میں آنے کی کیا معقول وجہ ہو سکتی ہے۔ آخر ہماری عزت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عزت سے زیادہ تو نہیں۔ پس اگر اس قسم کی گالیاں سنکر کسی کو غصہ آتا ہے۔ تو میں یہ نہیں سمجھوں گا۔ کہ وہ شخص بڑا غیرت مند ہے۔ بلکہ میں اس کے معنے یہ سمجھونگا کہ وہ کمزور ہے اور اس کے اندر قوت برداشت نہیں پس صبر سے کام لو اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ ہمیں

خدا تعالیٰ کے سامنے ہی اپنی فریاد

پہنچانی ہے۔ دنیا کے قانون میں تو ایک کنسٹیبل چاہے اس کا ایک بڑے سے بڑے عالم سے مقابلہ ہو۔ بڑے سے بڑے تاجر کے ساتھ اس کا مقابلہ ہو۔ بڑے سے بڑے صناع کے ساتھ اس کا مقابلہ ہو۔ بڑے سے بڑے موحد کے ساتھ اس کا مقابلہ ہو۔ اور چاہے کنسٹیبل نے ظلم ہی کیا ہو۔ گورنمنٹ یہی کہے گی کہ ایک سرکاری آدمی کو اس کی ذمہ داری سے روکا گیا ہے۔ لیکن خدا کی گرفت سے کنسٹیبل ہی نہیں بلکہ بڑے سے بڑا بادشاہ بھی نہیں بچ سکتا۔ پس تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی التجائیں کرو۔ چنانچہ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ

یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے چالیس دن تک

ہماری جماعت خصوصیت متواتر اور باقاعدہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

کی دعا، عشاء کی آخری رکعت میں پڑھا کریں۔ اس

دعا کے معنے

یہ ہیں کہ اے خدا ہم پر دشمن حملہ آور ہوا ہے ہمارے پاس تو مقابلہ کی طاقت نہیں اس لئے ہم دشمن کے مقابلہ میں تجھے پیش کرتے ہیں۔ تو ہی ان کے حملہ کا جواب دے۔ و نعوذ بک من شرورھم ہمیں تباہ کرنے کے لئے دشمن جو شرارت کرتا ہے اس کے بد اثرات سے ہمیں بچا۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے

احرار کے فتنہ کے زمانہ میں

ہم نے یہ دعا کی۔ اور اسی دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احرار کو کچل کر رکھدیا۔ اب دشمن پھر سر نکال رہا ہے ہمیں چاہئیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور باقاعدگی سے دعا مانگیں اگر خدا تعالیٰ چاہیگا تو دشمن کو تباہ کر دے گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ اسکو ڈھیل دیگا۔ تو پھر اسی میں دین کا فائدہ ہوگا۔ اور ہمارا فائدہ اسی بات میں ہے جس میں دین کا فائدہ ہو۔

پس میں جماعت کو کسی اور بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ صرف اس بات کی اجازت دیتا ہوں۔ بلکہ تحریک کرتا ہوں کہ یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے متواتر چالیس دن تک

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

کی دعا مانگیں۔ کہ اے خدا حاکموں میں یا رعایا میں سے غیر مسلموں میں سے یا مسلمان کہلانے والوں میں سے جو بھی ہمارے خلاف قدم اٹھاتا ہے اور ہم پر حملہ آور ہوتا ہے۔ ہماری طرف سے تو ہی اس کا مقابلہ کر۔ اور ان کی شرارتوں سے ہمیں محفوظ رکھ۔ پس یہ طریقہ ہے۔ اور

یہی ہتھیار ہے

جو دوسرے تمام ہتھیاروں سے مفید ہے۔ صبر و برداشت سے کام نہ لینا اور گالی کا جواب گالی سے دینا یہ اچھا ہتھیار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ مذہبی جماعت سے اسکی امید نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ نبیوں کی جماعت کو صبر کا حکم دیتا ہے۔ کہ صبر کرو گے۔ تو کامیابی ملے گی۔ فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین۔ کہ

اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ

ہے۔ پس جبکہ ساری دنیا سے ہماری لڑائی ہے۔ اور دشمن ہمیں برا بھلا کہتا ہے۔ اگر ہم صبر کرنے والے نہ ہوں۔ تو ہم وہ نہ ہوں گے جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور جن کے ساتھ خدا نہ ہو ان سے بڑھ کر بدقسمت اور کون ہوگا۔ پس صبر کرو۔ اور صبر کرو۔ اور صبر کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اور دعائیں کرو۔ تمہارے لئے تو گھبرانے کی کوئی بات ہی نہیں۔ جب بچہ ماں کی گود میں نہیں گھبراتا۔ تو تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوتے ہوئے کیونکر گھبرا سکتے ہو؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر

وہ وقت آگیا ہے جب ہمارا قدم نہایت بلند مقام کی طرف اٹھیگا یا نیچے گر جائیگا

501

قادیان ۲۹ ماہ فتح۔ ۲۶ فتح (دسمبر) حسب پروگرام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز گیارہ بجے جلسہ کا افتتاح فرمانے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ حضور نے تمام مجمع کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اور کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ مکرم صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور پھر حضور نے تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل تقریر فرمائی۔

ہم پھر ایک دفعہ

اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس کے دین کی خدمت اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں

اپنی عقیدت کے پھول

پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں آج وہ

حسین ترین چہرہ

جس سے سورج اور چاند روشن ہیں۔ دنیا کی نگاہوں میں تاریک نظر آرہا ہے۔ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب کی نگاہیں آج اس چہرہ سے ہٹ کر دوسری چیزوں پر پڑ رہی ہیں۔ وہ محبت اور وہ اخلاص اور وہ تعلق جو کسی زمانہ میں مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تھا۔ آج اس میں سے انتہا کمی آچکی ہے۔ ایک وقت جس کے معمولی اشارے پر لوگ بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں قربان کرنے میں فخر سمجھتے تھے۔ آج اس کی آواز اور اسکی پکار کو سننے کے لئے بھی کان تیار نہیں ہیں۔ آسمان سے اور عرش سے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو پکارتا ہے۔ اور جنت سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح آوازیں دے رہی ہے مگر مسلمان ہیں۔ کہ اپنے کانوں میں روئی ڈالے ہوئے ہیں۔ نہ ان پر

عرش کی پکار

کا اثر ہوتا ہے۔ اور نہ جنت کی آوازیں سنتے ہیں یا سن سکتے ہی نہیں۔ بلکہ لہو ولعب اور دنیا کے کاروبار سے انہیں فرصت ہی نہیں۔ کفر روز بروز اسلام کو کھاتے جا رہا ہے۔ اسلامی روحانیت کچلی گئی ہے۔ شیطان پھر آزاد ہو گیا ہے۔ اور اس نے پھر

اسلام پر حملہ

شروع کر دیا ہے۔ مسلم ہر جگہ اور ہر میدان میں اور ہر ملک میں اور ہر علاقہ میں شکست کھا رہا ہے۔ اسلام کا جھنڈا سرنگوں ہو رہا۔ اور کفر کا جھنڈا اونچے مقام پر لہرا رہا ہے۔ مگر پھر بھی مسلمانوں کے دلوں میں کوئی جوش کوئی حرارت اور کوئی غیرت پیدا نہیں ہوتی۔ اسلام دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔ اور روز بروز گرتا جارہا ہے۔ ایسی حالت میں صرف اور صرف

ایک ہی جماعت

ہے۔ جس نے اسلام کی امداد اور حفاظت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔

آج سے پچاس سال پہلے

اسلام کی خدمت اور حفاظت کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ اور آج کے دن تک کوئی گھڑی کوئی لمحہ۔ اور کوئی ساعت ایسی نہیں گزری۔ کہ جس میں آپ یا آپ کی جماعت کی طرف سے

اسلام کی خدمت

نہ ہوئی ہو مگر جس حالت میں اس وقت آپ کی جماعت ہے۔ اس کی تعداد اور طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کمزور اور قلیل التعداد جماعت زبردست اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کفر کو زیر کرلیگی۔ اور اس پر غالب آجائیگی۔ لیکن

خدا تعالےٰ کی باتیں

پوری ہو کر رہتی ہیں۔ اور کوئی طاقت ان کو روک نہیں سکتی ہے۔ ہمیں وہ نظارے بھی یاد ہیں۔ جب دو چار آدمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ اور آج ہم یہ نظارہ بھی دیکھ رہے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ساری دنیا میں۔ دنیا کی ہر قوم میں۔ ہر نسل میں اور ہر زبان بولنے والوں میں احمدی موجود ہیں۔ اور ان میں ہمت اور اخلاص اور فداکاری کے جذبات اعلےٰ درجہ کے پائے جاتے ہیں۔ اور وہ قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے ہیں۔ آج

خدا تعالےٰ کا ہاتھ

ان کو روک رہا ہے۔ ورنہ وہ آگے بڑھ کر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پروانے موجود ہیں

شمع ہی انہیں قربان ہو جانے سے روک رہی ہے۔ اور وہ جل جانے کی خواہش اور تمنا میں جل رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت تھوڑی سے بڑھ کر

اب اس مقام پر

پہنچ چکی ہے۔ اور اتنا وسیع کام اسکے سامنے ہے۔ کہ جو قومیں اس مقام پر پہنچ جاتی ہیں۔ وہ یا تو اوپر نکل جاتی۔ اور سب روکاوٹوں کو توڑ ڈالتی ہیں۔ یا پھر تنزل کے گڑھے میں گر جاتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیہ تازہ نظم

۲۷ ماہ فتح جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی حسب ذیل دعائیہ نظم فصیح الدین ابن قریشی ضیاء الدین صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔

دستِ کوتہ کو پھر درازی بخش — خاکساروں کو سرفرازی بخش
جیت لوں تیرے واسطے سب دل — وہ ادا ہائے جاں نوازی بخش
پانی کردے علومِ قرآں کو — گاؤں گاؤں کو ایک رازی بخش
روح فاقوں سے ہو رہی ہے نڈھال — ہم کو پھر نعمتِ حجازی بخش
بُتِ مغرب ہے ناز پر مائل — اپنے بندوں کو بے نیازی بخش
جھوٹ کو چاروں شانے چت کردیں — مومنوں کو وہ راست بازی بخش
روحِ اقدام و دُور بین نگاہ — قلبِ شیر و نگاہِ بازی بخش
پائے اقدس کو چوم لوں بڑھ کر — مجھ کو تُو ایسی پاک بازی بخش
سرگرانی میں عمر گزری ہے — سروری بخش سرفرازی بخش
کفر کی چیرہ دستیوں کو مٹا — دستِ اسلام کو درازی بخش
سید الانبیاء کی امت کو — جو ہوں غازی بھی وہ نمازی بخش
ہوں جہاں گرد ہم میں پھر پیدا — سندھباد اور پھر جہازی بخش

میرے محمود بندہ پرور محمود
مجھ کو تو سیرتِ ایازی بخش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل یہ مقام سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے بہت لوگ یہاں سے جب گرتے ہیں۔ تو پتہ بھی نہیں چلتا۔ کہ کہاں چلے گئے۔ مگر بہت اس مقام سے آگے بڑھ کر اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ کہ انہیں

خدا تعالیٰ کا عرش

نظر آنے لگتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سُننے اور اس کے خاص انعامات کے مورد بنتے ہیں۔ خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں۔

پس اس

نازک وقت اور نازک مقام

کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں اور آج آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ اور اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ وقت آگیا ہے۔ کہ یا تو ہمارا قدم نہایت بلند مقام کی طرف اٹھیگا۔ یا پھر نیچے کو گر جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور ارادہ کے ماتحت اس بات کا ارشاد فرمایا۔ کہ میں اعلان میں اقرار کروں۔ کہ

میں وہی ہوں

جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اعلان میں خبر دی ہے۔ اور جس کے متعلق لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی"۔

پھر فرمایا "تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"۔

سو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت میں نے پہلے بھی اعلان کیا۔ اور اس موقع پر بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس

پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں

مجھے کسی دعوے کی ضرورت نہیں۔ اور کسی عزت کی خواہش نہیں۔ میری تو

ایک ہی خواہش

ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں جان دے دوں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھوئی ہوئی وراثت آپ کے حضور پیش کر دوں۔ میں نے بارہا

اپنے مولےٰ سے التجا

کی ہے۔ اور ہمیشہ کرتا رہتا ہوں۔ کہ الٰہی اگر میری مٹی بھی کسی ذلیل ترین مقام پر پھینک دینے سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی کچھ خدمت ہو سکتی ہے۔ تو میری کسی لحاظ سے بھی کوئی پرواہ نہ کر۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی عزت کے لئے جو بھی قربانی لی جانی ضروری ہو۔ وہ مجھ سے لے۔ اور مجھے توفیق دے۔ کہ میری زندگی اور میری موت تیرے لئے اور تیرے رسول کے لئے ہو اور میری ہی نہیں۔ میرے دوستوں اور میرے عزیزوں کی زندگیاں بھی اسی کے لئے ہوں۔ ہم تیرے دین کے لئے تیرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے قائم کرنے والے ہوں۔ پس میں اب

دعا

کر کے اس جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے ہمارے دلوں میں کامل یقین اور ایمان پیدا کرے ہم سب کو روحانی بینائی عطا کرے۔ کوئی ہم میں سے نابینا نہ مرے۔ وہ ہماری آنکھیں اس طرح کھول دے۔ کہ ہمارے سوتے جاگتے زندہ رہتے اور مرتے وقت خدا تعالیٰ ہمارے سامنے رہے۔ اور وہ کسی وقت بھی ہم سے مخفی نہ ہو۔ کیونکہ اس سے

ایک منٹ کی دوری

بھی تباہی ہے۔ مادی ہزار آنکھ بھی اگر پھوٹ جائے۔ تو ہمیں کوئی پروا نہیں مگر دین کی آنکھ ضائع نہ ہو۔ ہر حسین چہرہ ہم سے اوجھل ہو جائے۔ تو ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ کا چہرہ اوجھل نہ ہو۔ سب دوست دعا میں شریک ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت بنائے۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ ہمیں اس شان سے نظر آئے۔ کہ پھر وہ ہم سے اوجھل نہ ہو۔ اسلام کو اس قدر بلندی حاصل ہو۔ کہ آج جس مقام پر کفر ہے۔ اسلام اس سے بہت بلند مقام پر پہنچے۔ دنیا کا ایک ہی بادشاہ ہو۔ یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایک ہی خالق اور رب ہو۔ یعنی اللہ۔

تمام مجمع سمیت دعا کرنے کے بعد فرمایا۔

دوستوں کو میں یاد دلاتا ہوں۔ کہ یہ ایام خاص دعاؤں کے ہیں۔ تمام احمدی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں اور سکرٹریوں کا کام ہے۔ کہ اپنی جماعت کے سب لوگوں کو دین کے کام میں لگائے رکھیں۔ اور ادھر ادھر نہ پھرنے دیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کو چاہئے۔ کہ

عورتوں میں

یہ تبلیغ جاری رکھیں۔ کہ نمازوں کی پوری طرح پابندی کریں۔ دعاؤں میں مصروف رہیں۔ پردہ کا خیال رکھیں۔ ایسے ہجوم میں پردہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر ہمارا کام اسلام کو قائم کرنا ہے۔ تو اسی صورت میں قائم کرنا ہے جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم کیا۔ ورنہ اگر کسی اور شکل میں قائم کرینگے تو یہ اسلام کی خدمت نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کی دشمنی ہوگی اور ہم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم نہ ہونگے۔ بلکہ آپ کے دشمن ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے افعال سے بچائے جو خدا اور اس کے رسول کی ناراضی کا موجب ہوں۔ اور ایسے افعال کی توفیق دے۔ جو خدا اور اس کے رسول کو خوش کرنے والے ہوں۔

مرتبہ ۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوسری دعائیہ نظم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حسب ذیل تازہ نظم جلسہ سالانہ کے تیسرے دن ۲۸ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور کی تقریر سے قبل مکرم ثاقب صاحب زیروی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس نے سامعین پر رقت اور وجد کا عالم طاری کر دیا۔

اے حُسن کے جادو مجھے دیوانہ بنا دے
اے شمع رُخ اپنا مجھے پروانہ بنا دے

ہر وقت مئے عشق یہاں سے رہے بٹتی
ویرانۂ دِل کو مرے میخانہ بنا دے

تجھکو تری مخمور نگاہوں کی قسم ہے
اک بار ادھر دیکھ کے مستانہ بنا دے

کر دے مجھے اسرارِ محبت سے شناسا
دیوانہ بنا کر مجھے فرزانہ بنا دے

اُس اُلفتِ ناقص کی تمنا نہیں مجھکو
جو دل کو مرے گوہرِ یکدانہ بنا دے

لیں جائزۂ عشق مرے عشق سے عاشق
دل کو مرے عُشاق کا پیمانہ بنا دے

جو ختم نہ ہو ایسا دکھا جلوۂ تاباں
جو مر نہ سکے مجھکو وہ پروانہ بنا دے

دل میں مرے کوئی نہ بسے تیرے سوا اور
گر تُو نہیں بستا اسے ویرانہ بنا دے

ابلیس کا سر پاؤں سے تُو اپنے مَسَل دے
اَیسا نہ ہو پھر کعبے کو بتخانہ بنا دے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک اور مبارک تقریب

صاحبزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب کے نکاح کا اعلان

قادیان ۲۹ دسمبر آج خطبہ جمعہ سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے صاحبزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب ابن خان محمد عبد اللہ خاں صاحب کا نکاح صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اور لطیف خطبہ ارشاد فرمایا

ہم اس مبارک تقریب پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت نواب محمد علی خاں صاحب خان محمد عبد اللہ خاں صاحب۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور دونو خاندانوں کے دوسرے اصحاب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو اسلام و احمدیت کیلئے برکات کا موجب کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کی مختصر روئداد

اہم مذہبی مسائل پر علمائے جماعت احمدیہ کی تقریریں

پہلا دن ۲۶ فتح (دسمبر)

پہلا اجلاس

حسب پروگرام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ٹھیک ۱۱ بجے جلسہ کا افتتاح فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو کرم صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے نے کی۔ حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ تمام مجمع سمیت لمبی دعا کر کے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اور واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد شروع ہوا۔ نظم کے بعد جو عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے نے خوش الحانی سے پڑھی پہلی تقریر مکرم جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے وحی الٰہی اور اللہ تعالےٰ کی ذات پر زندہ یقین کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے سورۃ النجم کی آیات پڑھ کر الہام اور وحی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ مومن کی رویا نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات پر زندہ یقین اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب علیہ السلام سنایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے ایمان افزا واقعات بیان فرمائے۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت کے متعلق بزرگان سلف کا نقطۂ نظر پیش کرتے ہوئے متعدد حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ امت محمدیہ میں غیر تشریعی اور ظلی نبوت قیامت تک جاری اور ساری ہے۔

مخالفین کی فتنہ انگیزی کے خلاف قراردادیں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے مخالفین کی اس فتنہ انگیزی کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے ایام میں کی۔ یعنی جلسہ میں شریک ہونے والے ہزاروں احمدیوں کی عام گزرگاہ کے مختلف مقامات پر لاوڈ سپیکر لگا کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کے متعلق نہایت بدزبانی اور درشت کلامی کرتے رہے۔ اور سامعین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ کے لئے یہ نہایت ہی صبر کی گھڑی اور آزمائش کا وقت ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس اشتعال انگیزی پر پوری طرح صبر سے کام لیں۔ اس کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے حسب ذیل قراردادیں پیش کیں۔ جو کلی اتفاق رائے سے پاس کی گئیں۔

جماعت احمدیہ کا یہ بھاری اجتماع جو جلسہ سالانہ ۴۴ء کے موقعہ پر مرکز سلسلہ احمدیہ میں جمع ہوا ہے۔ اسبات کے خلاف پر زور احتجاج کرتا ہے۔ کہ حکام نے گذشتہ شب قادیان میں احرار اور مخالفین احمدیت کے ایک ایسے جلسہ کے انعقاد کی اجازت دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح مقدس امام جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ناپاک اور اشتعال انگیز حملے کئے گئے۔ اور لاؤڈ سپیکر لگا کر ان حملوں کو وسیع پیمانے پر نشر کیا گیا۔ مرکز سلسلہ احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مخالفین کے جلسہ کا انعقاد ہی حد درجہ قابل اعتراض ہے۔ چہ جائیکہ ایسے موقعہ پر جماعت کے خلاف اشتعال انگیز تقریروں کی اجازت دے کر دل آزاری اور امن شکنی کا دروازہ کھولا جائے۔ حکام کا یہ رویہ اس لحاظ سے اور بھی زیادہ قابل افسوس ہے۔ کہ جب قادیان میں احرار کوئی جلسہ کرتے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کو اس موقعہ پر ہر قسم کے جلسہ اور اجتماع سے حکماً روک دیا جاتا ہے مگر جب جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع اس کے اپنے مرکز میں ہوتا ہے۔ تو اس وقت مخالفین کو فتنہ انگیزی کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ اس طرح گذشتہ ایام میں جب جماعت احمدیہ کا امرتسر میں ایک علمی جلسہ ہونے لگا تو حکام نے اس بہانہ سے روک دیا کہ اس سے دوسروں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ حکام کے اس غیر منصفانہ رویہ کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے دل از حد مجروح ہیں۔

(۲) فیصلہ ہوا کہ اس ریزولیشن کی نقول ہز ایکسیلنسی گورنر اور وزیر اعظم اور ہوم سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ اور ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور اور پریس میں بھجوائی جائیں۔

یہ قراردادیں پاس کرنے پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن شروع ہوا۔ تلاوت حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کی اور نظم فصیح الدین صاحب طالب العلم مدرسہ احمدیہ نے پڑھی۔ جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے غیر احمدیوں پر عقائد احمدیہ کا اثر و نفوذ یعنی وہ لوگ جو جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہیں انہوں نے کس حد تک جماعت احمدیہ کے عقائد کو تسلیم اور صحیح مانا ہے۔ پر تقریر کی۔ جس میں مثالیں دے دے کر بتایا کہ جماعت احمدیہ کے وہی عقائد جن کی بنا پر غیر احمدی احمدیوں کے خلاف کفر کے فتوے دیا کرتے تھے۔ انہیں خود اختیار کرتے جا رہے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بے مثل شان احمدیت کے نقطہ نظر سے پیش کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جو اعلےٰ شان آپ نے پیش فرمائی ہے۔ وہ آج تک کوئی پیش نہیں کر سکا۔

کرم مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے حضرت کرشن کی آمد ثانی کے متعلق تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ ہندوؤں کی مقدس کتب میں جو علامات حضرت کرشن کی آمد ثانی کے متعلق ہیں۔ وہ پوری ہو گئی ہیں۔ اور جو نشانات بتائے گئے ہیں۔ وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کرشن ثانی ہیں۔ اس تقریر پر پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرا دن ۲۷ فتح (دسمبر)

پہلا اجلاس

۲۷ فتح جلسہ کی کارروائی گیارہ بجے خان بہادر نواب محمد الدین صاحب کے زیر صدارت شروع ہوئی۔ حافظ قدرت اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے "خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں یہ بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ کا وجود جملہ مذاہب کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اسکی صفات کے متعلق ہر لحاظ سے کامل علم قرآن کریم نے دیا ہے۔ اور ذہنی انقلابات جن کے وقت میں اللہ تعالیٰ خاص طور پر اپنی صفت مالکیت کا ظہور کرتا ہے۔ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کسی پرانی تعلیم کی جگہ جو اپنا زمانہ افادیت ختم کر چکی ہو۔ نئی اور بہتر تعلیم قائم کر دی جائے۔ دوسرے ایک پرانی تعلیم جس کا زمانہ افادیت جاری ہو۔ لیکن جس کا ایک غلط مفہوم دنیا میں قائم ہو گیا ہو۔ اس غلط مفہوم کو مٹا کر صحیح مفہوم قائم کیا جائے۔ اور پھر دوسری قسم کے اس ذہنی انقلاب کا ذکر کیا۔ جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوا ہے۔

جناب قاضی صاحب کے بعد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل گجرات نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں اپنے صحت پانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور غیر مبایعین کے بعض اعتراضات کے جواب مختصر طور پر دیئے۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "اسلامی سیاست کے اصول" پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے شروع میں آپ نے اس اعتراض کا جواب دیا۔ جو اسلام پر کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق تعلیم دیکر انسانی دماغ کی ترقی کو روک دیا ہے۔ اور بتایا۔ کہ اسلامی سیاست کا بنیادی اصل یہ ہے۔ کہ تمام اختیارات کا حقیقی مالک اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور جو اختیارات انسان کے سپرد ہیں۔ وہ ظلی طور پر اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے بین الاقوامی تعلقات کے بارہ میں اسلامی اصول بیان فرمائے۔ اور بتایا۔ کہ انہی کی خلاف ورزی سے دنیا میں جنگیں اور فسادات ہوتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے "تمدن اسلام کا اثر اقوام یورپ پر" کے متعلق تقریر کی۔ اور یورپ کے محققین اور مصنفین کے حوالہ جات سے ثابت کیا۔ کہ علوم کی مختلف شاخوں میں مسلمانوں کی ترقیات پر ہی تمام عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اور مسلمان ہی دراصل تمام علوم کے موجد ہیں۔

دو بجے کے قریب پہلا اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے پڑھائیں۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ۳ بجے کے قریب شروع ہوا۔ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ

502

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسٹیج پر تشریف لائے۔ تو حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ فصیح الدین طالب علم مدرسہ احمدیہ نے حضور کی ایک دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا اس سال مجالس خدام الاحمدیہ میں سے سب سے اول رہنے والی مجلس محلہ دارالبرکات قادیان کو عطا کیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت کے اعلیٰ معیار پر قائم رہنے اور دوسروں کو مزید ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر شروع فرمائی۔ جو چھ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ اور اس پر اس روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ حضور کی اس تقریر کا فی الحال ملخص بہت جلد شائع کیا جائیگا۔

تیسرا دن ۲۸ فتح (دسمبر)

پہلا اجلاس

۲۸ ماہ فتح کا پہلا اجلاس گیارہ بجے زیر صدارت خان بہادر چودھری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے "غیر مبایعین کی تبدیلی عقیدہ اور تبدیلی عمل" پر تقریر فرمائی۔ جس میں پہلے تو مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں سے یہ بتاتے کہ اختلاف سے قبل مولوی صاحب کا یہ عقیدہ تھا۔ پھر ان کا موجودہ عقیدہ یا عمل جو پہلے سے بالکل متضاد ہے۔ پیش کرتے اور ساتھ ہی یہ دکھاتے۔ کہ مولوی صاحب کا موجودہ عقیدہ یا عمل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ آپ کے بعد چند منٹ میں خانبہادر میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی نے مولوی محمد علی صاحب سے علیحدگی اختیار کرنے کے بواعث بیان کئے۔ جن کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ جب میں مسلم ٹاؤن میں آکر مولوی صاحب کے قرب میں رہنے لگا۔ تو معلوم ہوا کہ ان کا کہنا کچھ اور تھا۔ اور کرنا کچھ اور۔ پھر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فلسفہ احکام نماز پر عارفانہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے مختصر تقریر فرمائی۔ اور انہیں نہایت اہم اور ضروری ہدایات دیں۔ پھر مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "بہائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے ٹائم ٹیبل میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں گی

ٹرین نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
۸۷ ڈاؤن	لالہ موسیٰ	۱۴/۵	ملک وال	۱۶/۱۶
۹۵-اپ	ڈنگہ	۱۲/۱۴	لالہ موسیٰ	۱۳/-
۱۲۹-اپ	لاہور	۱۷/۲۰	وزیرآباد	۲۰/۳۵
۶۷-اپ	لاہور	۲۰/۴۵	ایمن آباد	۲۲/۲۹
۱۱۵-اپ	امرت سر	۸/۴۰	اٹاری	۹/۷
۱۲۶-ڈاؤن	کٹھالہ	۱۷/۵۲	لاہور	۲۱/۵۵
۲۶-ڈاؤن	کھٹاؤلی	۱۶/۹	غازی آباد	۱۸/۱۴
۶۸-ڈاؤن	کھنہ	۲۱/۲۴	انبالہ چھاؤنی	۲۳/۲۵
۳۴-ڈاؤن	سکھوٹی ٹانڈہ	۱۹/۲۷	میرٹھ چھاؤنی	۱۹/۵۷
۲۵-اپ	مظفرنگر	۱۴/۱۹	دیوبند	۱۴/۵۲
۱۳۹-اپ	مظفرنگر	۲۱/۳۰	سہارنپور	۲۳/-
۶۷-اپ	گل دھار	۲۱/۱۸	میرٹھ شہر	۲۲/۱۷
۶۷-اپ	سرہند	۸/۴۲	لدھیانہ	۱۰/۵۷
۲۱-اپ	شکور بستی	۱۹/۳۳	جیند	۲۲/۳۹
۲۱-اپ	قصور	۷/۳	رائے ونڈ	۸/۳۱
۲۷۳-اپ	لدھیانہ	۱۵/۱۰	رائے ونڈ	۲۰/۳۵
۲۰۴-ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	۱۷/۴۵	لدھیانہ	۲۱/۲۰
۲۲۴-ڈاؤن	"	۶/۴۰	"	۱۰/۱۰
۳۲۴-ڈاؤن	"	۱۰/۳۵	"	۱۴/-
۳۲۳-اپ	لدھیانہ	۱۱/۱۰	فیروزپور چھاؤنی	۱۴/۴۰
۳۹۱-اپ	ہوشیارپور	۱۱/-	جالندھر شہر	۱۲/۳۰
۱۶۴-ڈاؤن	جالندھر شہر	۱۲/۴۰	ہوشیارپور	۱۴/۱۵
۱۸۹-اپ	کوٹری	۲۰/۱۵	ملن جھنڈ	۲۱/۵۴
۱۹۶-ڈاؤن	رک	۲۳/۵۰	مدیجی روڈ	۰/۲۴
۲۹۳-اپ	وزیرآباد	۷/۴۰	سیالکوٹ	۹/۵۰
۲۹۵-اپ	سیالکوٹ چھاؤنی	۷/۳۴	جموں (توی)	۸/۵۰
۲۹۲-ڈاؤن	جموں (توی)	۶/۲۵	وزیرآباد	۹/۱۰
۵۴۴-اپ	ملتان چھاؤنی	۱۴/۲۰	خانیوال	۱۵/۵۵
۲۴۴-ڈاؤن	خانیوال	۱۰/۱۵	ملتان چھاؤنی	۱۱/۵۰
۴۴-ڈاؤن	خانیوال	۳/۵۷	ملتان چھاؤنی	۵/۱۶
۴۳-اپ	ملتان شہر	۲۳/۲۴	خانیوال	-/۳۱
۳۷۷-اپ	قصور	۱۷/۳۸	پٹی	۱۸/۴۰
۳۶۲ ڈاؤن / ۳۶۳-اپ	نوک کنڈی	۱۵/۵۷	میرجاوا	۲۳/۵۵

(۲) مندرجہ ذیل گاڑیاں ذیل میں درج شدہ سٹیشنوں پر نہ ٹھہرینگی

۱۱۵-اپ چھہرٹہ اور خاصہ پر

۴۳ ڈاؤن دورالا پر

۲۵-اپ روہانہ کلاں پر

۳۷۱-اپ بوپارائے پر

۴۴ ڈاؤن کوٹ میلا رام اور ٹاٹی پور پر

۳۴-اپ ٹاٹی پور اور کوٹ میلا رام پر

۳۲۳-اپ فیروزشاہ پر

۳۲۴-ڈاؤن۔ فیروزشاہ۔ چھوٹیا کلاں۔ ڈگرو۔ گھل کلاں۔ براد ماہنہ چوکی مان اور ملاص پور پر۔

۲۷۳ اپ۔ ملاں پور۔ چوکی مان۔ اجیت والا۔ براد ماہنہ گھل کلاں اور چھوٹیا کلاں

(۳) مندرجہ ذیل گاڑیاں ذیل کے سٹیشنوں پر ٹھہرینگی۔

۶۸ ڈاؤن۔ گوبند گڑھ اور دیوبند پر

۲۶ ڈاؤن دورالا پر

۱۳۹-اپ روہانہ کلاں پر

۶۷-اپ گوبند گڑھ پر۔

۳۷۷-اپ بوپارائے پر۔

(۴) درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے متعلق متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

(۵) (اے) ۱۲ ڈاؤن -/۱۳-اپ شملہ میل ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۴ء سے لاہور اور کالکا کے درمیان نہیں چلا کرے گی۔ (بی) ۱۲ ڈاؤن ۱۱ اپ شملہ میل یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے کالکا اور لاہور کے درمیان نہیں چلا کریگی

(۶) تھرو سروس کیریج جو جاری کی جائیگی۔

۳۱ر دسمبر ۱۹۴۴ء سے ۳۰ر مارچ ۱۹۴۵ء تک

سٹیشن	ٹرین نمبر	اوقات
لاہور اور کالکا کے درمیان		
بوگی کمپوزٹ	۶ ڈاؤن / ۱ اپ	لاہور روانگی ۱۹/۳۰
فسٹ اور سکینڈ کلاس		کالکا آمد ۶/۲۷

یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے ۳۱ر مارچ ۱۹۴۵ء تک

سٹیشن	ٹرین نمبر	اوقات
کالکا اور لاہور کے درمیان		
بوگی کمپوزٹ	۲-ڈاؤن / ۷۵-اپ	کالکا روانگی ۲۲/۵۰
فسٹ اینڈ سکینڈ کلاس		لاہور آمد ۱۲/۵

دیگر گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلیوں کے لئے جیب ٹائم ٹیبل جس پر یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے عمل ہوگا۔ ملاحظہ کریں۔ یہ ٹائم ٹیبل تمام ریلوے بک سٹالوں سے تین آنہ میں مل سکتا ہے۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

تحریک کی حقیقت" پر تقریر فرمائی۔ اور اس بارہ میں نہایت اہم معلومات پیش کیں۔ آپ کی تقریر پر پہلا اجلاس ۲ بجے ختم ہوا۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے پڑھائیں۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس سوا تین بجے شروع ہوا۔ تلاوت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کی۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ عربی نظم جو حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں کہی ہے۔ سنائی۔ مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضور کی ایک تازہ دعائیہ اردو نظم پڑھی۔ اس کے بعد ساڑھے تین بجے حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور بعض متفرق امور بیان کرنے کے بعد مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں تقریر فرمائی۔ اگرچہ نزلہ و زکام کی بے حد شدت کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ اور تقریر شروع کرتے ہوئے حضور نے فرمایا بھی۔ کہ سینہ میں سخت جلن اور سوزش ہے۔ شاید زیادہ دیر تک نہ بول سکوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور نے ساڑھے سات بجے تک مسلسل تقریر فرمائی۔ جس میں ایک طرف تو اس پیشگوئی کا پورا ہونا دلائل اور واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت فرما دیا۔ اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات کو احسن پیرایہ میں رد کیا۔

تقریر ختم کرنے کے بعد حضور نے وہ تاریں پڑھ کر سنائیں۔ جو اس موقع پر ہندوستان اور دنیا کے دور دراز ممالک سے احمدی احباب نے دعا کے لئے بھیجی تھیں۔ اور جلسہ کے ختم ہونے اور احباب کو واپسی کی اجازت دینے کا اعلان فرماتے ہوئے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

کا اثر عام [illegible] صحت پر
[illegible] ریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں [illegible] سستی کا شکار [illegible] اور اعصابی تکلیفوں [illegible] والے لوگ اصل میں [illegible] آنکھوں کے [illegible] ہیں۔ ایسے لوگوں کو
سرمہ ممیرا خاص [illegible]
[illegible] چاہیئے۔ فی تولہ ۴ر چھ ماشہ ۲ر [illegible] ۱۲ار
ملنے کا پتہ
[illegible] خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن۔ ۲۹ر دسمبر محکمہ جنگ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ نارمنڈی پر حملہ کے وقت سے اب تک آٹھ لاکھ جرمن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

روم ۲۹ر دسمبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے محاذ پر جرمنوں نے کچھ پیشقدمی کر لی ہے۔ اور ایک چھوٹے سے قصبہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور ابھی تک اتحادی فوج کو پیچھے ہٹا رہے ہیں۔ آٹھویں فوج کے محاذ پر کینیڈین دستے برابر بڑھ رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۹ر دسمبر چینی ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ چین کی موجودہ حکومت کمیونسٹوں سے سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر کمیونسٹ خود نہیں مانتے۔ ان کے مطالبات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پہلے وہ بارہ ڈویژن فوج قائم کرنا چاہتے تھے۔ اور اب سولہ ڈویژن کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کمیونسٹوں کو انگلستان ہندوستان اور بالخصوص امریکن انتہا پسندوں کی حمایت حاصل ہے۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر قریباً ایک ہزار انگریزی خواندہ جرمن جاسوس برطانی اور امریکن وردیوں میں اتحادی صفوں کے عقب میں جاسوسی کر رہے ہیں۔ انہیں شمالی فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم میں گھیرا جا رہا ہے۔ جرمن پیراشوٹوں کا بھی خاطر خواہ انسداد کیا جا رہا ہے۔

پیرس ۲۹ر دسمبر جرمن فوجیں بلجیم اور لکسمبرگ کے بعض علاقوں میں پسپا ہو رہی اور بھاری تعداد میں ہتھیار ڈال رہی ہیں۔ جرمن فوجیں اب بچاؤ کی لڑائی لڑ رہی ہیں۔ بعض جرمن فوجیں سیگفرید لائن پر واپس آ گئی ہیں۔ گیارہ دنوں میں بلجیم میں جرمن فوجیں ستر میل آگے بڑھ گئی تھیں۔ اب کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں کا یہ حملہ ناکام ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر مسٹر چرچل نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ اگر برطانوی فوجیں یونان میں نہ آتیں۔ تو یہاں قتل عام شروع ہو جاتا جب تک یونان میں استصواب رائے عامہ نہ ہو۔ شاہ یونان کے واپس جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا مسٹر روزویلٹ اور مارشل سٹالن سے میری کانفرنس جلد ہو رہی ہے۔ اس میں یونان کا سوال از سر نو زیر بحث لایا جائے گا۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر شہنشاہ جاپان نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگی صورت حالات زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ اس لئے جاپانیوں کو پہلے سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

سرہند ۲۹ر دسمبر کل شہیدی میلہ میں اکالی جتھہ و مالوہ خالصہ دربار میں لاٹھیوں کے ساتھ کھلم کھلا لڑائی ہوئی۔ جس میں ایک درجن اشخاص زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں ایک پارٹی کے صدر مجلس استقبالیہ بھی ہیں۔

ایتھنز ۲۹ر دسمبر کل صبح ایک گوریلا یونانی سپاہی نے مسٹر چرچل پر برطانی سفارت خانہ کے باہر گولی چلا دی۔ جو تین سو گز کے فاصلہ پر کھڑی ہوئی ایک عورت کے لگی۔ یہ تیسرا حملہ تھا۔ جو مسٹر چرچل پر ہوا۔ اس سے قبل باغی دو بار برطانی ہیڈ کوارٹر کو اڑانے کی کوشش کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر مسٹر چرچل نے یونان میں ملک کی تمام پارٹیوں کی ایک کانفرنس طلب کی تھی جو بے نتیجہ رہی۔ گوریلا نمائندوں نے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دیا اور واک آؤٹ کر گئے۔

ماسکو ۲۹ر دسمبر ایک روسی فوج بوڈاپسٹ کے دفاعی مورچوں کو پاش پاش کرنے کے بعد شہر میں داخل ہو چکی ہے۔ اور جرمن فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ روسیوں نے شہر کے ایک ہوائی اڈہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ روسی حکام نے بوڈاپسٹ میں مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ مشکوک اشخاص کو گولی سے اڑا دینے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ شہر کی محافظ جرمن فوج دو حصوں میں کٹ چکی ہے۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر مغربی محاذ پر جرمن سپاہیوں کا ایک دستہ امریکن فوجی افسروں کو ہلاک کرنے کے لئے امریکن فوجوں کے عقب میں پہنچ گیا۔ انہوں نے امریکن سپاہیوں کی وردیاں پہن رکھی تھیں۔ کچھ جرمن پیراشوٹ بھی اترے مگر یہ مہم ناکام رہی۔

ایتھنز ۲۹ر دسمبر۔ کل ساری رات شہر میں گولہ باری ہوتی رہی جس سے شہر کے وسطی حصہ کی عمارتیں تھرا اٹھیں۔ کل سیاسی پارٹیوں کی کانفرنس کے باوجود لڑائی شدت سے جاری رہی۔ صبح ہونے کے ایک گھنٹہ بعد تک بھی مسلسل مشین گنیں چلتی رہیں۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر۔ بلجیم میں جرمن فوجوں کے شمالی بازو پر کئی مقامات پر امریکن فوج نے پھر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جرمنوں پر اس قدر دباؤ بڑھ گیا کہ انہیں ساور کے برف جیسے ٹھنڈے پانی سے گزر کر بھاگنا پڑا۔ امریکن دستے تین مقامات پر جرمن حصار تک پہنچ گئے ہیں۔ جو تنگ رستہ تیسری امریکن فوج کو باسٹون کی امریکن فوج سے ملاتا ہے۔ اسے اور چوڑا کر لیا گیا ہے جرمن اس رستہ کو کاٹ دینے کے لئے بہت زور لگا رہے تھے۔ ایک اور مورچہ پر ایک ہزار جرمن قید کئے گئے۔ اور بہت سامان ہمارے ہاتھ آیا۔ ماش کے محاذ پر جرمن فوجوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس میں انہیں نقصان تو بھاری ہوا۔ مگر ملا کچھ نہیں۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر سمندر میں برطانی بحری بیڑے کی طاقت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حال میں ایک بحری قافلہ نے انگلستان کی کسی بندرگاہ پر دس لاکھ ٹن سامان اتارا ہے۔ اس قافلہ میں ۱۶۷ جہاز تھے۔ اتنا بڑا قافلہ اس سے قبل تیار نہ ہوا تھا۔ دوسرے سامان کے علاوہ اس میں دس ہزار موٹر لاریاں بھی تھیں۔ اس قافلہ نے سترہ دن میں اٹلانٹک پار کیا

لنڈن ۲۹ر دسمبر۔ روسی دستے بوڈاپسٹ کی بیرونی بستیوں میں لڑتے بھڑتے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور بعض شہر سے آگے نکل کر دریائے ڈینیوب کے دونوں کناروں کے ساتھ ساتھ آسٹریا کی سرحد کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۹ر دسمبر۔ ہنگری کی عارضی حکومت کا ایک وفد عارضی صلح کی شرائط طے کرنے کے لئے ماسکو روانہ ہو گیا ہے۔ اتحادی حکومتیں ان شرائط پر غور کر رہی ہیں۔

ایتھنز ۲۹۔ دسمبر آج صبح سویرے برطانی دستوں نے باغیوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ حملہ سے پہلے توپوں سے گولہ باری کی۔

دہلی ۲۹ر دسمبر۔ برما میں برطانی دستے مایو کی پہاڑیوں کے مشرق میں برابر بڑھ رہے ہیں۔ اور کئی دیہات پر قبضہ بھی کر چکے ہیں

دہلی ۲۹ر دسمبر امریکن ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی اب تک برما میں نو ہزار مربع میل علاقہ دشمن سے خالی کرا چکے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصفہانی چائے

فرحت آفریں اور تازگی بخش ہونے کے علاوہ ہر طبقہ کے لئے مندرجہ ذیل موزوں برانڈوں میں سب جگہ بکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگی جہاز مارکہ — شیر مارکہ — دارجلنگ سپیشل

سنرائز برانڈ — عمرانہ چائے — کیفی برانڈ

ہیڈ آفس

ایم۔ ایم اصفہانی لمیٹڈ

۵۱ عزرا اسٹریٹ ۔ کلکتہ

دریافت طلب امور کے لئے مندرجہ ذیل پتوں پر خط وکتابت کریں

صوبہ سرحد اصفہانی ٹی ایجنسی چوک یادگار پشاور شہر۔
پنجاب (۱) اصفہانی ٹی ایجنسی ۸/۱ شاہدین بلڈنگ مال روڈ لاہور
" (۲) باتقال چارٹرڈ بنک امرت سر
دہلی۔ مسٹر ایچ۔ اے جعفری۔ اصفہانی ٹی ایجنسی بکلس روڈ موری گیٹ۔ دہلی۔

سندھ اور بلوچستان۔ میسرز عبداللہ ہارون اصفہانی ٹی ایجنسی۔ نیپیر روڈ۔ کراچی
صوبجات متحدہ۔ مسٹر جمال الدین عبدالوہاب اصفہانی ٹی ایجنسی حضرت گنج لکھنؤ
بمبئی۔ ایم۔ ایم اصفہانی لمیٹڈ نوبلز چیمبر

پارسی بازار۔ فورٹ بمبئی
مدراس ۔۔ ایچ۔ اے اصفہانی اینڈ سنز ۵۳ براڈوے۔ مدراس

اپنے شہر کے دوکانداروں سے طلب کریں